قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط وکتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

جلد ۲ | مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۱۵ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۲۷

مدینۃ المسیح

حضرت مصلح موعود کی طبیعت اچھی ہے حضور کا درس ایک دن نساء میں اور ایک دن رجال میں ہوتا ہے کیونکہ ابھی طبیعت میں ضعف باقی ہے +

۲- اہلبیت نبوی میں خیریت ہے (ب) میاں عبدالحی اور ان کی والدہ صاحبہ واپس تشریف لے آئے ہیں +

۳- مبلغین کی اعلیٰ کلاس کا امتحان ہو رہا ہے

۴- تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۵- اپریل کو اور مدرسہ احمدیہ ۱۷- اپریل کو کھلے گا- داخلہ کی تاریخ ۲۰- اپریل تک ہے +

۵- انٹرنس کے امتحان میں اپیر ہونیکے واسطے جو طلباء جانیوالے ہیں انکی کامیابی کیلئے احباب دعا کریں +

اخبار احمدیہ

۱- برادر غلام احمد صاحب مختار عدالت حال وارد سٹرعہ تبلیغ کا کام خوب کر رہے ہیں آج (۸- اپریل) بھی چار آدمیوں کی بیعت بھجواتے ہیں +

۲- برادر اللہ دتا صاحب سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول رام نگر ایک جہلمی قمرالدین نام سے اپنے مباحثہ کا حال لکھتے ہیں جس نے آخر جھلا کر کہہ دیا کہ مجھے غیر احمدی سمجھ کر بات کرنی چاہیئے کیونکہ حضرت اقدس کے صریح حوالوں کا کوئی جواب اسکے پاس نہ تھا غیر مبایعین سے بھی امید ہو سکتی ہے +

۳- حضور نے ایک طبیب کو لکھوایا کہ طب اور علاج میں احمدی اور غیر احمدی ہندو مسلم کا کوئی امتیاز نہیں سب سے ہمدردی کرو- اور پوری توجہ +

۴- ہمارے ایک دوست کو کسی دشمن نے کہا کہ فلاں شخص سے جو بڑا آدمی ہے تمھیں تباہ کرا کے چھوڑوں گا- جواب میں کہا گیا- وہ بڑا آدمی ہے تو میں فضل عمر کا غلام- دو تین روز ہی میں اس بڑے آدمی کو پلیگ ہوا- اور معاملہ کا فیصلہ +

۵- ایک دوست لکھتے ہیں کہ حضور کی دعا کا پہلا جز پورا ہو گیا اور یہاں سے تبدیلی ہو گئی +

۶- برادر رسول بخش صاحب سب اورسیر روزانہ کارڈ دعا کے لئے بھیجتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی مراد پوری کرے +

۷- برادر کریم الدین صاحب گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ اپنی غلط فہمی کا اقرار کرتے ہوئے خلیفہ ثانی سے شرف بیعت حاصل کرنے پر اظہار خوشی کرتے ہیں اور لکھتے ہیں حقیقۃ النبوۃ نے نبوت کی حقیقت کو کھول دیا +

۸- برادر محمد الدین صاحب واصلباقی نویس تحصیل کھاریاں لکھتے ہیں کہ مسئلہ وفات مسیح اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے حضرت مسیح موعود کے لئے امانت رکھا تھا اور ایسے عظیم الشان مسئلہ کو اوروں کی نظر سے پوشیدہ رکھا- کہ جسپر فلاح دارین

ایاور آیندہ منحصر ہے۔ ایسا ہی مسئلہ نبوت حضور کے حصہ میں آیا۔ اسوقت مسئلہ وفات مسیح اور مسئلہ نبوت شاندار حربے احمدیوں کے ہاتھ آگئے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ خاکسار سے ۱۸۹۴ء سے بعد کی کتابیں ساتھ ساتھ پڑھی ہیں۔ تریاق القلوب ۱۸۹۹ء کے رمضان میں قبل از اشاعت سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمن صاحب نواب صاحب والے مکان میں جو اس وقت مہمانخانہ استعمال ہوتا تھا سنا کر سنا کرتے تھے۔ مہینہ شاید دسمبر کا تھا اور ان دنوں نصیبین جانیوالوں کے لئے حضرت صاحب نے عربی رسالہ لکھا تھا اور مہمانوں کو مضمون ضرورت امام پر لکھنے کا حکم دیا تھا +

غیر احمدی کا جنازہ داتہ زیدکا سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں ایک غیر احمدی کا پانچ چھ روز کا لڑکا فوت ہوا۔ اور وہ شخص ہمیں چندہ بھی دیا کرتا تھا اور نماز بھی ہمارے پیچھے پڑھتا تھا۔ اور ہمارا قریبی بھی تھا۔ یہ حضرت خلیفۃ اول مرحوم مغفور سے بذریعہ کارڈ پوچھا کہ ایسے شخص کا یا اسکی اولاد کا جنازہ پڑھ لیا جائے تو آپ نے تحریر فرمایا کہ نہیں چاہیئے +

برادر فضل کریم صاحب قلعہ صوبہ سنگھ سے خطرناک پلیگ کی خبر دیتے ہیں لکھتے ہیں آج چالیس بیمار ہیں اللہ محفوظ رکھے +

حضور نے ایک صاحب کو لکھا کہ مباہلہ کے لئے باہر نکلنا ضروری نہیں آپ انھیں کہیں کہ اول تو یوں دعا کرو کہ اگر مدعی مسیحیت سچا ہے تو ہمیں ہدایت ہو۔ نہ مانیں تو پھر وہ یہ دعا کریں۔ اگر سچا ہے تو ہمیں ہلاک کر مقابلہ کی کیا ضرورت ہے +

برادر رحمت سبزی فروش بنگہ سے لکھتے ہیں کہ ۱۳ ۹-اپریل کو بھیج چکا تھا۔ ۱۰-اپریل مدرسہ احمدیہ کی اپیل پڑھی۔ پانچ روپیہ اس کے لئے بھیجوں گا +

ڈیرہ دون سے ایک صاحب پوچھتے ہیں ایک احمدی۔ اپنا نکاح غیر احمدی سے پڑھوانا مناسب نہیں سمجھتے۔ تو کیا اپنا نکاح خود پڑھ لے۔ فرمایا خفیہ نکاح نہ ہو تو خود پڑھ سکتا ہے +

جنازہ غائب (۱) برادر فضل حق ورحمت صاحب ملتان موضع محمود پور (بٹالہ) (۲) چوہدری سردار علی صاحب انسپکٹر بمبئی میونسپلٹی کی والدہ ماجدہ کا احباب جنازہ پڑھ دیں +

تازہ خبریں

حکومت صوبہ متحدہ نے ایک سرکاری اطلاع شائع کر کے معاملہ صاف کر دیا کہ "درگاہ کربلائے معلے کا خزانہ لوٹے جانیکی جو افواہ اُڑی تھی وہ تحقیقات سے بے بنیاد ثابت ہوئی ہے +

کارپیتھین کی جنگ میں فریقین کثیر التعداد محفوظ سپاہ میدان میں لا رہے ہیں۔ آسٹریا اور جرمنی دونوں کو جنگ کارپیتھین کی طرف سے سخت اندیشہ لاحق ہو رہا ہے +

درہ دانیال کی فوجی مہم مصر میں

لنڈن ۱۰-اپریل۔ فرانس کی مشرقی فوجی مہم جو مقام (تونس) میں جنرل ڈامیڈ کے ماتحت مجتمع تھی تمام مہم بخیریت سفر کرنے کے بعد اسکندریہ میں آ اتر پڑی اور اب مقام رملہ میں جو دریائے نیل کے دہانہ پر نہایت خوشگوار جگہ ہے فروکش ہے اور جہاں آنکی خدمات کی ضرورت ہو وہاں جانے کے لئے ہمہ تن مستعد ہے +

لنڈن ۱۰-اپریل مصر سے (میں ۹) افواج کی آمد کی خبر سنکر لوگ حیران و ششدر رہ گئے کیونکہ اتحادی سپاہ کی نقل و حرکت پر رازداری کا جو پردہ پڑا ہوا ہے اس سے اس کا حیرت انگیز ثبوت ملتا ہے۔ اس مہم کے حالات ایسے پردہ اخفا میں ہے ہیں کہ کسی کو اب تک اس کے اُٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی +

پیرس ۹-اپریل۔ آج سہ پہر کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دردانیال کے دہانہ میں اور اس کے اندر ہر روز رات کو سرنگیں صاف کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ ترکوں کی مخالفت کمزور اور غیر مؤثر ہے +

جرمن حملوں کی پسپائی

پیرس ۱۰-اپریل۔ تازہ شاندار حملہ کے بعد لی ایپارجی کے بادٹے پر جہاں سے دوور کے میدان پر زد پڑتی ہے اور جہاں دشمن نے نہایت بے جگری کے ساتھ مدافعت کی ہے ہمارا پورا قبضہ ہو گیا۔ دشت ایلی میں ہم مفتوحہ علاقہ پر بدستور قابض ہیں اور جرمنوں کے حملے پسپا کر رہے ہیں دشت مونمیر میں جرمنوں نے کھوئی ہوئی خندقوں پر قبضہ کرنیکی غرض سے پندرہ حملے کئے مگر ہم نے انھیں پسپا کر دیا۔ اور ان کے کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ پوسیجور کے شمال میں پیدل سپاہ کی خوب لڑائی ہوئی اور جرمنوں کا خوب صفایا ہوا +

۲ سٹیمروں کی غرقابی

لنڈن ۱۱-اپریل۔ امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ ہارپلائس بر تارپیڈو پھینک کر اسے ۵ منٹ میں غرق کر دیا گیا تھا +

لنڈن ۱۱-اپریل۔ سٹیمر گرنزے وزنی ۵۰۰ ٹن راس ہوگ کے پرے غرق کر دیا گیا +

مے نوشی کے خلاف مجاہدہ

لنڈن ۱۰-اپریل۔ حلیف سلطنتوں کے اتباع میں فرانس بھی مے نوشی کے خلاف سخت مجاہدہ کر رہا ہے چنانچہ میدان جنگ میں کسی قسم کی شراب نہیں جانے پائی +

مشرقی بنگال کے طوفان باد کی مزید خبروں سے پایا جاتا ہے کہ طوفان مذکور موضع پیوبل واقع تھانہ کالی گنج سے شروع ہو اور دریائے شنکھیا پر ہوتا ہوا اپنی پوری طاقت سے دریائے میگھنا کے اوپر کیطرف رواں ہو گیا۔ اور جو شے راستے میں آئی اسے تباہ و برباد کرتا گیا۔ یہ طوفان باد اسقدر تند تھا کہ جستی چادروں کی چھتیں اور آہنی صندوق اپنی جگہ سے اُڑ اُڑ کر دور جا پڑے۔ ایک عورت اُڑ کر کسی درخت سے ٹکرائی +

طاعونی اموات ہفتہ مختتمہ ۳-اپریل کے اندر کل ہندوستان میں ۲۳۹۸۲ طاعونی اموات بتفصیل ذیل وقوع میں آئیں +

پنجاب ۱۶۰۹۴۔ صوبجات متحدہ۔ ۵۔ ۱۹۸۶۔ بہار اور بیسہ ۱۸۳۹۔ ممالک متوسط ۷۹۹۔ بمبئی ۷۸۶ برہما ۱۲۳۔ وسط ہند ۹۶۔ ریاست میسور۔ ۶۔ بنگال ۱۴۔ صوبہ سرحدی پنجاب ۱۳۔ آسام اور دہلی میں کوئی موت وقوع میں نہیں آئی +

ان تمام ملٹری میڈیکل طلبا کے نام جنھوں نے سٹرائک کی تھی اور جو ۲۲ مارچ تک اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہ ہوئے تھے شدید بدعنوانی کے الزام میں سکول کے رجسٹر سے خارج کر دیئے ہیں +

مولوی خلیل الرحمن صاحب نظامت ندوہ سے علیحدہ ہوگئے جبتک کوئی مستقل انتظام نہ ہو حکیم مولوی سید عبدالحی صاحب ناظم ندوہ رہیں گے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۱۵ء

مسلمان اور جنگ

برطانیہ و اسلام کے اغراض ایک ہیں

جرمنی پادریوں نے ایک مذہبی گیت بنایا ہے اور اسمیں وہ موجودہ جنگ کو مبارک اور بابرکت ٹھہراتے اور کہتے ہیں "اے جنگ تو ہمیں نیکی کا سبق دینے والی ہے۔ اے جنگ تو ہمیں ہمارے نجات دہندہ سے ملانے والی ہے۔ جنگ کے بادل جسقدر مہیب ہوتے جاتے ہیں۔ اسی قدر ہماری امیدوں کا آفتاب انکے پیچھے منور ہوتا جاتا ہے کیونکہ ہمارا خداوند ایک دفعہ کہہ چکا ہے 'میں تاریکی میں نور پیدا کرتا ہوں' اے جنگ مبارک ہے تو کیونکہ تو خداوند قدوس کی لازوال رحمت اور جلال کا نقشہ خداوند کے جیش کی صورت ہمارے دلوں میں کھینچ دیگی'

اور پھر آگے چلکر اسی گیت میں لکھا ہے "اس جنگ نے غیر عیسائی قوموں کو جو عیش و عشرت میں پھنسی ہوئی تھیں ایسا تازیانہ لگایا ہے کہ وہ بھی بیدار ہو گئیں۔ اور اب انھیں بھی اپنی ناکارہ زندگی۔ اپنے گناہوں کی تاریکی۔ اپنی کمزوریاں۔ اپنا کھوکھلا پن اچھی طرح نظر آنے لگا"

جرمن پادری یا جرمن قوم اس جنگ کو باوجود تباہی و بربادی و بے نظیر نقصان جان و اموال مبارک سمجھے یا برکت خیال کرے یہ ان کا فعل ہے۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں لیکن ہم یہ ضرور کہینگے کہ یہ گیت مسلمانوں کی قوم کے حسب حال ہے اسمیں شک نہیں کہ مسلمانوں نے اس جنگ میں خاص طور پر قربانیاں کی ہیں اور ہر ایک میدان جنگ میں اپنا خون گرایا ہے۔ مسلمان نہ صرف روس و فرانس و انگلستان کی افواج ظفر امواج میں فخر شرکت رکھتے ہیں بلکہ جرمنی و آسٹریا کے بہادران حرب میں بھی ان کا نام ہے۔ اور جہاں مسیح کے پیرو ایک دوسرے سے مصروف پیکار ہیں۔ وہاں پیغمبر عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا بھی اپنے ہم خیال اور ہم مذہب اہل سیف سے زور آزما ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اول الذکر اپنے ملکی مفاد و تحفظ قومی کی خاطر پیوست خاک ہو رہے ہیں اور موخر الذکر محض

عہد وفا کے نباہنے

کی غرض کو مقدم رکھ کر سرفروشی کا واجبی خراج ادا کر رہے ہیں مگر باوجود اس تمام قربانی۔ اس تمام نقصان کے جو مسلمانوں کو جنگ کی خاطر برداشت کرنا پڑا ہے ہم کہینگے کہ یہ جنگ مسلمانوں اور اسلام کے لئے مفید ہے کیونکہ وہ دن قریب ہے کہ جب مسلمان اپنے حقیقی بہی خواہ۔ اپنی اُمیدوں کے 'آفتاب' تاریکی میں سے پیدا ہونے والے 'نور' اور 'خداوند کے جیش' کی پورے "جلال" اور 'لازوال رحمت' کے ساتھ کمان کرنیوالے مسیح موعودؑ کی صداقت پر ایمان لائینگے اور اس "تازیانہ عبرت" سے (جو عذاب الٰہی کی صورت میں نمودار ہوا۔ اور جسکی پہلے سے خبر دیگئی تھی) فائدہ اُٹھا کر اپنی 'کمزوریوں' اور اپنے 'کھوکھلا پن' کو شناخت کرینگے اور یقین کرینگے کہ اسلام کی حفاظت کوئی زمینی سیاست نہیں کرتی بلکہ خدائے آسمان اس کا محافظ ہے اور آج اسلام کی ترقی و حفاظت کا وہی بہترین ذریعہ ہے جو خدا کے مسیح موعود نے فرمایا ہے اور خدا کی کتاب میں مذکور ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ یعنی خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت میں تغیر نہیں کرتا جبتک وہ قوم خود اپنے اندر تغیر نہیں پیدا کرتی ❊

پس ہمیں یقین ہے کہ جنگ مسلمانوں کو زمین سے اُٹھا کر آسمان کیطرف لے جائیگی اور دُنیا سے چھڑا کر دین کا راستہ دکھائیگی اور خونین مہدی کے بے سود انتظار کی تکلیف دہ فکر سے نجات دلا کر شہزادہ امن کی قبولیت کا شرف حاصل کرنے کی محرک ہوگی اور مسلمان

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے

کا عہد وفا مضبوط کر کے آسمانی حکومت سے بھی ایسا ہی رشتہ اتحاد قائم کرینگے جیسا کہ آج اس خطرناک اور نازک وقت میں انھوں نے اپنی زمینی حکومتوں کے ساتھ رکھا ہے ❊

کون نہیں جانتا کہ جنگ یورپ میں اور خصوصاً ٹرکی کی شمولیت جنگ نے اتحادی سلاطین کی مسلمان رعایا کو ایک امتحان میں ڈالدیا تھا اور کس پر یہ امر واضح نہیں کہ مسلمان اس امتحان میں پاس ہو گئے۔ انھوں نے عملاً وہی کیا جو خدا کے مسیح نے انکے لئے تجویز کیا تھا اور اُس برگزیدہ انسان کے کلام پاک پر عمل کر کے ثابت کر دیا ؎

اب آچکا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

سوڈان کے سلاطین نے مواشی و دیگر سامان نذر کر کے مصری سلطان و رعایا نے اپنی خاموشی سے۔ الجیریا و ٹیونس نے اظہار وفاداری سے۔ روس و ہند نے جانباز مردان کارزار مہیا کر کے ثابت کر دیا کہ

ترکوں کا اعلانِ جہاد

اب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے اور اس طرح مسلمانوں نے اپنے مسیحی فرمانرواؤں کے ساتھ جو اظہار وفاداری و اخلاص دکھایا ہے وہ تاریخ کے خونین صفحات کی سرخ زمین پر ہمیشہ کے لئے سنہری الفاظ سے لکھا جائے گا ❊

ہم خوش ہیں کہ اس وفاداری کا احساس حکمران جماعت کے قابل افراد کے قلوب میں ہے چنانچہ آنریبل مسٹر کلاڈہل نے ۷- اپریل کو بمبئی مسلم لیگ کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا

"میں آج ان واقعات کیطرف اشارہ کرتا ہوں جو آجکل دُنیا کی توجہ کے جاذب ہو رہے ہیں۔ میری مراد اس سے یورپ کی جنگ ہے آپ لوگوں نے سلطنت برطانیہ کے ساتھ جو مضبوط رشتہ رکھا اور جس طرح تعلقات وفا کو نباہا ہے۔ اس کے باثمر نتائج کا وقت پر ظہور ہوگا۔ بعد کے پیش آمدہ واقعات نے ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت کو نازک بنا دیا تھا۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہر ایک ہندوستانی مسلمان اس امر کو بخوبی سمجھتا ہے کہ برطانیہ تہذیب و مذاہب کی جس میں اسلام بھی شامل ہے بہترین دوست ہے۔ اگرچہ حالت بہت نازک ہے مگر آپ سب لوگ اطمینان رکھیں کہ برطانیہ اسلام کے مفاد کی اپنے مقدور بھر حفاظت کریگی بلکہ یوں کہو کہ

'برطانیہ و اسلام کے مفاد ایک دوسرے سے وابستہ ہیں آپ کو حاجیوں کے معاملہ اور حجاز میں سامان تور اک

بھجوانے میں گورنمنٹ کے ارادوں اور خواہشات کا علم ہو چکا ہے۔ اس لئے میں آپ سے صرف یہی کہوں گا کہ معاملات کی خواہ کیسی ہی صورت کیوں نہ ہو۔ آپ یہ یقین رکھیں کہ حکومت برطانیہ اسلامی حقوق کی حفاظت کے لئے مقدور بھر کوشش کرے گی +

ہم مسٹر کلاڈ کی اس تقریر سے متفق اور ایسے وقت میں ایسی تقاریر کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ برطانیہ اور اسلام کے مفاد یکساں ہیں۔ اور اسلام کی خدمت برطانیہ کو مخدوم بنائے رکھنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ پس مسلمان یاد رکھیں کہ جو کچھ مسیح موعودؑ نے کہا۔ اور جس پر وہ ضرورتاً عمل کر رہے ہیں وہی انکے لئے مفید ہے۔ جنگستان کے لئے مفید ہوا اور انشاء اللہ ہوگا مگر ضرورت ہے کہ وہ محبت کرنیوالے ہاتھ کو کاٹنے کی بجائے بوسہ دیں +

ایک ذوقی لطیفہ

منشی نعمت اللہ خاں صاحب گوہر نے ایک لطیفہ لکھا ہے جو ناظرین الفضل کے لئے ذیل میں مختصراً درج کیا جاتا ہے ؎

زبدۂ خسرو یم شد بلند + زلزلہ در گور نظامی فگند

لفظ نظامی کے عدد سنہ ۱۰۰۱ھ ہیں پس بتایا کہ حضرت مسیح موعود کی شان دیگر مجددین حتّٰی کہ مجدد الف ثانی سے بھی بلند ہے اور سنہ ۱۳۰۶ھ انکی بعثت کا سال ہے۔ اور پہلے مصرعہ کے اعداد سنہ ۱۳۱۹ھ ہیں اور یہ وہ سال ہے جب آپ نے اپنی نبوت کے متعلق اعلان شائع کیا کہ میں نبی اور رسول ہوں اور پہلے جو تاویل فرماتے تھے وہ چھوڑ دی۔ یہ ہجری سن سنہ ۱۹۰۱ عیسوی کے مطابق ہے پھر اگر زلزلہ کے اعداد کو جو ۷۹ ہیں گور نظامی کے اعداد میں جو ۱۲۲۷ ہیں جمع کیا جائے تو سنہ ۱۳۰۶ھ مسیح موعود کی بعثت کا سال نکلتا ہے۔ گوہر صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ امیر خسرو نے جب یہ شعر کہا تھا تو آسمان سے ایک تلوار نازل ہوئی جو حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحبؒ نے کشفی نظر سے دیکھ کر روک لی کیونکہ یہ ایک گستاخی تھی مگر چونکہ مسیح موعود کو یہ الہام تجانب اللہ ہوا۔ اس لئے یہ گستاخی نہیں اسی لئے آپکی الہام کے نزول کے بعد اور بھی ترقی ہوئی +

در شانِ سیّدنا مسیح موعود علیہ السلام

فرستادۂ حق تھا احمدؐ ہمارا
محمدؐ کا خادم تھا رب کا پیارا

وہ تھا آدمؑ و نوحؑ و موسیٰؑ و گوتمؑ
مسیحؑ و محمدؐ سری کرشن اوتارا

لگاتا تھا نعرہ وہ ھل من مبارز
جو نکلا مقابل میں دم بھر میں مارا

محمدؐ کا شاگرد تھا پہلوان تھا
جبھی ہر مخالف مقابل پہ ہارا

وہ تھا کون جو ہوتا اسکے مقابل
وہاں کس کو تھا تاب کرنیکا یارا

نہ تھا اسکے آگے کم از طفل مکتب
وہ جسکو تھا اپنے فنوں پر سہارا

ہزیمت ہے تثلیث نے اس سے پائی
بجا فتحِ توحید کا پھر نقارا

سری نگر میں قبر عیسیٰ دکھا کر
کیا فاش رازِ طلسم نصارا

ہوا اس سے اسلام کا بول بالا
لگے بھاگنے اس سے ہندو نصارا

مشرف کئے دین اسلام سے وہ
جو صدیوں سے تھے پوجتے سنگِ خارا

صدی چودھویں کا تھا بدرِ منور
ہوا روشن اس سے جہاں تیرہ سارا

کسی کو بھی دعوت سے غافل نہ چھوڑا
سکندر حشیم تھا کوئی یا کہ دارا

اسی کی شہادت دی شمس و قمر نے
اسی کے لئے نکلا دمدار تارا

خدا نے دیا تھا اسے جو دیا تھا
وہاں کچھ نہ تھا بس ہمارا تمہارا

محمدؐ تھا ختم الرسل اور احمدؐ
ہوا خاتم الاولیاء جب سدھارا

ہنیں جو بروزِ محمدؐ کا تابع
رہے پھرتا وہ دربدر مارا مارا

جسے شک ہو یوسف تو تحقیق کر لے
مگر پاس رکھے ادب کا خدارا

قاضی محمد یوسف احمدی پشاور

انجمن احمدیہ پشاور

جملہ احمدی احباب کی خدمت میں اطلاعاً عرض کیا جاتا ہے کہ مندرجہ عنوان نام سے مراد صرف وہی انجمن ہو سکتی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت کے بموجب اپنی اصل صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ماتحت ہو اور اسکی شاخ ہو۔ کوئی دوسری انجمن اس نام سے موسوم ہونیکا حق نہیں رکھتی +

پس آیندہ جس صاحب کو پشاور تشریف لانے کا موقع ملے۔ یا کسی قسم کی خط و کتابت کرنی مقصود ہو یا کوئی کتاب اس انجمن کے دارالکتب احمدیہ میں برائے ریویو یا بطور ہبہ ارسال کرنی ہو تو سکرٹری صدر انجمن احمدیہ پشاور کے نام سے ارسال کیا کریں +

بسا اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کسی احمدی دوست بھائی کا خط آتا ہے یا کوئی منی آرڈر ارسال کرتا ہے جو قادیان کو کسی مد میں ارسال کرنا مقصود ہوتا ہے۔ وہ غلطی سے یا ارادۃً سکرٹری صاحب انجمن اشاعت پشاور وصول کر لیتے ہیں اور اپنی صدر انجمن اشاعت اسلام لاہور کو ارسال کر دیتے ہیں۔ لہٰذا موجب پریشانی و تشویش اس صاحب کے ہوتا ہے جو ایسا منی آرڈر ارسال کرتا ہے۔ پس آیندہ اس امر میں محتاط ہوا کریں +

جو صاحب پشاور تشریف لانیکا موقع پائیں تو وہ یہاں بازار جہانگیر پورہ۔ متصل مسجد حاجی عبدالحکیم مرحوم شہر پشاور انجمن احمدیہ کے مہمان خانہ میں بطور مہمان شب باش ہو سکتے ہیں +

ساتھ ہی اس امر کی درخواست سکرٹری صاحب اشاعت اسلام پشاور سے بھی کرنی ضروری خیال کرتا ہوں کہ وہ آیندہ وہ خطوط یا منی آرڈر وصول کرنے میں احتیاط سے کام لینگے

جو در اصل انجمن احمدیہ پشاور کے واسطہ یا اس کی وساطت سے قادیان ارسال کرنے مقصود ہوں +

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی - بازار جہانگیر پورہ
سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

ابو سعید مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

ہم نے مناظرہ کے شرائط کے ساتھ ابو سعید مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا مضمون محض اس نقطۂ خیال سے چھاپا تھا کہ مولوی صاحب موصوف نے بعض واقعات کا حوالہ دیکر ہمیں اس ہونیوالے مناظرہ کی دقتوں سے آگاہ کیا تھا اور نیز ایسا احق بالمناظرہ ہونا جتایا تھا اسکے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے ایک مراسلت بھیجی ہے جسمیں انھوں نے بے قصوری دکھانیکی کوشش کی ہے اگرہم سلسلہ کے دو حریفوں کو باہم لڑاکر خوش ہونیوالے ہوتے تو ہمارے لئے یہ بہت اچھا موقع تھا کہ دونوں کی مراسلتیں شائع کرتے جائیں اور اس طرح بہت سے راز طشت از بام ہوں مگرہم مذہب کو اس قسم کے مشاغل سے اعلیٰ و ارفع دیکھنا چاہتے ہیں ہم کوئی ایسی بات اپنے اخبار میں لانا پسند نہیں کرینگے جو ہمارے کسی مقصد میں کام آنیوالی نہ ہو اس لئے ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی تمام مراسلت شائع نہیں کرتے کیونکہ اسمیں مناظرہ کے متعلق کوئی بات نہیں اور خود مولوی صاحب کی غیرت بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ ہماری معرفت اپنی محفل رنداں کی خبر دیں تاہم خلاصہ اس مراسلت کا انھیں کے الفاظ میں دیدیتے ہیں جو ان کے سب مطالب پر حاوی ہے اس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ شکایت نہ رہے گی کہ ہم نے معاصرانہ تنگدلی دکھائی +

مولانا بٹالوی کا ذکر خیر

مولوی صاحب کا اور میرا ۱۹۰۳ء سے اختلاف ہے آپنے دعویٰ کیا کہ میں اہلحدیث نہیں پہلے آرہ میں تین عالم منصف ہوئے فیصلہ بحمد اللہ میرے حق میں ہوا - مولوی صاحب نے اسکی اپیل یا نظر ثانی کی - تینوں منصفوں نے اپیل کو خارج کیا - اسکے بعد لاہور کی انجمن اہلحدیث قائم ہونے کے موقع پر مصالحت ہوئی - مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم سے عام مجلس میں مصالحت ہوئی تو اسی مصالحت پر آپ نے بھی دستخط کئے اسکے علاوہ اور چھوٹی چھوٹی صلحیں بھی ہوئیں جن کا ذکر ضروری نہیں میرے اور اہلحدیث کانفرنس کے ساتھ ہمیشہ لنگر لنگوٹا کستا چاہتے رہے تاکہ پولیس کو مداخلت کا موقع ملے امرتسر کے جلسے میں ہر چند کہا گیا کہ خاص مجلس میں آئیے نہیں آئے - پشاور کے جلسے میں بھی عام دنگل کے خواہشمند رہے - علیگڈھ کے جلسے میں بھی ۱۶ - مارچ کا دن خاص آپکے لئے وقت رکھا نہیں آئے - ممبران کانفرنس عام جلسہ میں مباحثہ کرنا مصلحت نہیں جانتے تھے اس لئے مولانا بٹالوی مجھ کو بھگوڑا کہتے ہیں آپنے آجکل جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ کو منصف مانا ہے خدا کرے اسپر ثابت قائم رہیں -

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

ابو الوفا ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

خطیب کا خاص نمبر

خواجہ حسن نظامی اپنی قابلیت اپنی لیاقت اپنی ہر دلعزیزی کے لئے ہندوستان کے اہل قلم طبقہ میں خاص پایہ رکھتے ہیں - توحید کی ضمانت ہونے کے بعد آپ میرٹھ سے دہلی آئے اور توحید کی بجائے خطیب کے رنگ میں نمودار ہوئے ہیں - . . . خطیب کا ایک خاص نمبر بائیس ۲۲ مارچ کو شائع ہوا ہے جسمیں خواجہ صاحب نے مسلمان قوم کے علماء و صوفیاء کی ذات پر ریویو کیا ہے اور ہم سے کہا گیا ہے کہ اس نمبر کی نسبت ہم اظہار رائے کریں +

ہماری نظر میں عیب شماری اور بیجا نکتہ چینی کی عادت نہایت بُری ہے خواہ وہ حسن نظامی کی زبان سے ہو یا جناب کی قلم سے خطیب کے صفحات ہوں یا نظام المشائخ کے حلقہ میں - سیاسیات میں دخل دیکر حکومت پر ہو یا ہمدردی قومی کے رنگ میں بزرگان قوم کی نسبت ہو +

ہمارا خیال تھا کہ خطیب کا قابل ایڈیٹر امتیاز و تفریق کی قابل قدر صفت کا اہل ہے مگر اس خاص نمبر نے ہمارے اس گمان کو صدمہ پہنچایا ہے اور ہم بلا خوف لومۃ لائم کہہ سکتے ہیں کہ جو قلم علی پوری اور بریلوی مخالفین حق کو صوفیا کے گروہ میں داخل کرتی ہے ہمیں تو اسکے اپنے تصوف میں شک ہے - اور جو شخص چودھویں کے چاند اور ستارے میں فرق نہیں کر سکتا اور جسے ایک نبی اور غیر نبی میں امتیاز نظر نہیں آتا اور کہتا ہے کہ مولوی نور الدین صاحب کو پیر ہونا چاہئے تھا اور مرزا غلام احمد صاحب کو مرید - اسکی رائے کی ہمارے نزدیک کچھ وقعت نہیں - افسوس کہ ہم خطیب کے اس خاص نمبر کی سوائے اس کے کہ زبان اچھی ہے کوئی تعریف نہیں کر سکتے +

طاعون کے مریض کا علاج

(۱) مریض کو گھر کے سب سے زیادہ کھلے اور ہوادار کمرے میں کھڑکیاں اور دروازے کھولکر یا باہر سائے میں اگر مطلع صاف ہو تو نہایت آرام سے بستر پر لٹا دو اور اسے بالکل بستر سے اٹھنے نہ دو +

(۲) مریض کو ہلکی غذا دو - مثلاً دودھ - پتلی کھچڑی - مونگ کی دال کا پانی چنے کا رس - جو آش وغیرہ +

(۳) مریض کو جب پیاس لگے سادہ اور ٹھنڈا پانی کثرت سے پلاؤ - پیاسے طاعون کے بیمار کو پانی نہ دینا غلطی ہی نہیں بلکہ ظلم ہے +

(۴) مریض کو ایک قطرہ ٹنکچر آیوڈین سوا تولہ پانی میں ملاکر ہر دو گھنٹے کے بعد پلاتے جاؤ - سوئے ہوئے مریض کو دوائی پلانے کے لئے ہرگز نہ جگاؤ + ...

(۵) [illegible]

خدا کے مسیح کی پاک باتیں

مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

ماسٹر عبدالرحیم صاحب اپنے خسر سید عزیز الرحمن بریلوی کو لکھتے ہیں

*

کل بوقت ظہر و عصر حاضر دربار ہوا۔ فرمایا۔ آج بھی کثرت سے الہامات ہوئے۔ ان میں سے ایک کا ترجمہ یہ تھا "ہم نے تجھے برگزیدہ کیا" دوسرا الہام جس کا ترجمہ یہ ہے "وہ اپنے پاؤں پر لوٹا" فرمایا اس سے مراد دونوں طرف لوٹنا ہوسکتی ہے۔ یا یہ کہ کوئی ہماری طرف آئے یا یہ کہ جائے۔ سو اللہ اعلم۔ فرمایا "نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو مشکلات تھیں انکی مدافعت ہوئی اور اس کے سامان اس نے بہم پہنچائے۔ اب مدافعت کے بعد ذرائع عطا ہوئے ہیں۔ اسوقت مخالفین اسلام نے جو حملے کئے ہیں ان سب کو اگر ملایا جائے تو ایک بڑا اونچا پہاڑ کوئی کشمیر کا پہاڑ بنجائے۔ اللہ تعالےٰ نے نشانات بھی ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ظاہر فرمائے ہیں پہلی نبوتوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ دراصل یہ سب رسول کریم صلعم کی عظمت اور عزت ہے اور میرا سب کام تائید اسلام کے لئے ہے" عبداللہ سنوری نے عرض کی حضور عبدالحکیم اور اس کا بیٹا بڑے شوخ ہوگئے ہیں وہ سنور میں آکر بڑے زور سے کہنے لگا "وہ فرشتوں کی ننگی تلواریں کہاں ہیں فرمایا" فرشتے ایسے کم حوصلہ نہیں عذاب کا بھی ایک وقت ہوتا ہے بعض اوقات نبی کریم بھی گھبرا کر عذاب کی جلدی کے لئے دعا کرتے تھے تو عتاب الہی ہوتا تھا۔ ایک نقل ہے کوئی مولوی صاحب وعظ فرماتے تھے دوران وعظ میں کہا کہ جو دودھ میں پانی ملائیگا اس پر عذاب الہی ہوگا۔ ایک شخص نے اُٹھ کر کہا میں عرصہ سے پانی ملا کر بیچتا ہوں مجھے تو عذاب نہیں ہوا۔ تب انھوں نے ایک گڑھا کھدوا کر اس سے کہا کہ اندازاً تم نے جسقدر پانی ملایا ہے اس گڑھے میں ڈالو اس نے ڈال دیا۔ تب مولوی صاحب نے اس شخص سے کہا اس میں کھڑے ہو جاؤ۔ جب وہ کھڑا ہوا۔ تو گردن تک پانی آیا۔ مولوی صاحب نے کہا ابھی کچھ کسر ہے پس جب اسقدر اور پانی ملاچکا تو ہلاک ہوگیا۔ یہ نقل سچ ہو یا جھوٹ مگر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب نبی ہو کر آئے تو فرعون نے یہ خیال کرکے کہ بنی اسرائیل ایک وقت کام کر بیٹھے کاہل ہوگئے ہیں اور طرح طرح کے خیالات سوجھتے ہیں اس لئے اب ان کا کام دونوں وقت سخت کردیا جاوے بنی اسرائیل نے موسیٰ سے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمجھایا پھر جب بنی اسرائیل کو لیکر موسیٰ چل پڑے اور فرعون نے تعاقب کیا۔ تو بنی اسرائیل کہنے لگے موسیٰ بہتر تھا کہ ہماری قبریں مصر میں ہی بنتیں اس جنگل میں تو نہ ہوتیں حضرت موسیٰ نے کہا جلد بازی نہ کرو تم دشمنوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھو گے ایسا ہی ہوا عذاب کا ایک وقت ہوتا ہے +

"لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی" حکیم محمد حسین قریشی کی لڑکی طاعون سے مرگئی فرمایا "اگرچہ شماتت اعدا ہے مگر نصرت میں بھی ایک پردہ ہوتا ہے اگر صحابہ کی جنگوں میں کوئی بھی نہ مرتا تو سب مسلمان ہوجاتے"

"لاہور میں ایک بے شرم ہے" جن ایام میں یہ الہام ہوا مہر علیشاہ گولڑہ بھی لاہور میں ہی تھا کل معلوم ہوا۔ ڈوئی کا اشتہار لکھا جاچکا میرے عرض کرنے پر حضور نے اپنا نیز ڈوئی کی اصل حالت کا اور مفلوج حالت کے فوٹو اشتہار میں دیدینے کا حکم دیا ہے میں نے عرض کی حضور "مارچ کے پہلے ہفتہ میں ہی . . . مارا گیا تھا اور اس ہفتہ میں ڈوئی مرا۔ اس طرح دو خنزیر قتل ہوئے۔ فرمایا "یہ عجیب نکتہ ہے لکھنے کے قابل ہے۔ رسول کریم صلعم کی پیشگوئی ہوئی خنزیر قتل ہوئے ایک . . . میں اور ایک امریکہ میں یہ سات مارچ کو مرا ہے پہلے سے کچھ بڑا ہے

نظمیں براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم کی دونوں نظموں کو علیحدہ بصورت رسالہ بغرض تبلیغ چھاپ کر شائع کیا ہے ۵ر کے ۲۰ رسالے۔ فی رسالہ ۱ر۔ محمد یمین تاجر کتب قادیان

نظم

(از خاکسار عبدالخالق مظفر نگری)

*

خدائے پاک ہو محمود احمد حرز جان تیرا
تیرے دشمن کے سینہ پر ہو خنجر خوں فشاں تیرا

(دلائل قاطعہ براہین ساطعہ کا)

بلندی میں ہو بڑھ کر آسمان سے آستاں تیرا
رہے اقلیم دیں میں تا ابد سکہ رواں تیرا
وقود النار دشمن۔ دوست ہووے کامراں تیرا
جہاں میں عزت و عظمت ہو ہر جا بیاں تیرا
تیرا اقبال اے فضل عمر حضرت عمرؓ سا ہو
مطیع و زیر فرماں ہو زمین و آسمان تیرا
بچایا کشتیٔ اسلام کو قعر ہلاکت سے
بیان کیا ہو اولی العزمی و فیض بیکراں تیرا
تیری تقریر گر مُردوں کے حق میں ہے دم عیسیٰ
تو آب زندگی زندوں کو ہے روشن بیاں تیرا
طلسم خودسراں کو توڑ ڈالا ایک حربہ میں
کسے معلوم تھا یہ زور بازو پہلواں تیرا
خدا کے فضل سے لکھی وہ قول الفصل ہے تو نے
کہ جسکو پڑھ کے ہے مداح ہر پیر و جواں تیرا
چمکتا دیکھ کر سر پر تیرے تاج خلافت کو
تعصب سے گیا جل بل عدوئے خستہ جاں تیرا
خلافت کے ہوا انکار سے منکر نبوت کا
خدا سے رہ گیا انکار باقی بدگماں تیرا
دُعا ہے عبد خالق کی یہ درگاہ الہی میں
عدو پامال ہووے دوست ہووے شادماں تیرا

تحفۃ الملوک

جسمیں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک خواب کی بناء پر ایک والئے ریاست کو نہایت دل آویز اور دلکش پیرائے میں تبلیغ فرمائی ہے علاوہ مضمون کی لطافت کے اسکی لکھائی چھپائی میں بھی ایک غیر معمولی طور پر صفائی اور عمدگی کا لحاظ رکھا گیا ہے تقطیع کلاں کاغذ چکنا اور عمدہ۔ مگر قیمت کاغذ درجہ اول کی صرف ۳ر درجہ دوم ۱۲ر احباب بہت جلد دفتر ترقی اسلام طلب کریں +

دعوت الی الخیر

صوفی غلام محمد صاحب بی اے کا خط

کولمبو میں لیکچر۔ مسیح موعود کا ذکر

(منشن ہوٹل۔ کولمبو۔ ۲۸۔ مارچ)

پیارے امام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ینگ مسلم لٹریری ایسوسی ایشن میں میرا لیکچر کامیابی کے ساتھ ہوا۔ اور لوگ بڑی توجہ اور خاموشی کے ساتھ سنتے رہے سورۃ الانعام کی آخری رکوع کی پہلی تین آئتیں لیکر میں نے ثابت کیا کہ اسلام کامل مذہب ہے اور اسلام زندہ مذہب ہے باقی تمام مذاہب مرگئے ہیں کیونکہ اب انکی ضرورت نہیں رہی وہ اپنا پارٹ اسلام سے پہلے ایکٹ (act) کرچکے اور اسلام زندہ مذہب ہے اور یہ تمام لوگوں اور تمام ازمنہ کے لئے ہے اور اس ہمارے زمانے میں اسلام کے زندہ ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود احمد آخر کو مبعوث فرمایا۔ اور اسکے ہاتھ پر تازہ بتازہ بہت سے نشان ظاہر فرمائے اور بہت سی انکی پیشگوئیاں پوری ہوئیں جنمیں سے موجودہ جنگ کی بھی پیشگوئی بھی ہے۔ اس سے مسیح کی سچائی بھی ثابت ہوگئی۔ اور لوگوں پر ضروری ہوگیا کہ اسکو قبول کریں۔ میں خود انکے پاس قریبًا چودہ برس رہا ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے انکی پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھی ہیں۔ اور بہت سے نشان اُن کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں انکے ماننے میں ہی اسلام کی زندگی ہے ورنہ دیگر مذاہب اور اسلام میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ اور اسلام کو مثل دیگر مذاہب کے مردہ ماننا پڑتا ہے۔ امید ہے کہ وہ لیکچر ایسوسی ایشن چھپوادیگی مسٹر آنریبل عبد الرحمن ممبر آف کونسل چیرمین تھے انکے ساتھ سلسلہ کے متعلق باتیں ہوتی رہیں ایک کاپی Teachings of Islam ان کو نذر کی گئی۔ عام طور پر لوگ بڑی خاطر سے پیش آئے۔ یہاں سب شافعی[*] ہیں۔ عجیب بات ہے کہ وہاں شام کی نماز کا وقت ہوگیا۔ میں مسجد میں گیا وہ پاس ہی تھی۔ ایسوسی ایشن کے سکرٹری نے کہا کہ پہلے نماز پڑھ آئیں پھر اسکے بعد لیکچر دیں۔ میں دعا کرتا تھا کہ اے خدا مجھے غیروں کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچا۔ اور بہت سے نمازی تھے۔ وہاں کے امام نے خود درخواست کی کہ میں نماز پڑھاؤں سو خدا نے مجھ کو بچا لیا۔ میں نے باواز بلند نماز پڑھائی۔ الحمد کے خاتمہ پر ایسی باقاعدہ اور زور سے آمین ہوئی تھی کہ مسجد گونج پڑی تھی اور بہت ہی لطف آتا تھا۔ لوگوں سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ تعجب کرتے تھے کہ میں نے بسم اللہ کو جہرًا کیوں نہیں پڑھا۔ ہماری گروہ میں تصویر بھی لی گئی۔ لوگوں میں ہمارے سلسلہ کے متعلق سخت عناد نہیں۔ سامنے اچھی طرح پیش آتے ہیں۔ یہاں ایک محمد غوث جم مرچنٹ رہتے ہیں ان کو میں نے ریویو دیا وہ اسکے بہت مشتاق اور شائق ہو گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے تمام جلدیں ریویو کی منگوادو۔ اور میرے نام پرچہ ریویو جاری کرادو۔

روپیہ پہنچ گیا ہے اور میں نے دوسو روپیہ

کرادیا ہے تھامس کک کے

دفتر سے معلوم ہوا کہ جہاز ۳۱۔ مارچ کو غالبًا روانہ ہوگا اگرچہ صحیح تاریخ ابھی تک ٹھیک معلوم نہیں۔ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ لیکچر بڑی کامیابی کے ساتھ پورا ہوا اور لوگوں نے اس کو پسند کیا۔ اور کئی ایک نے درخواست کی کہ ہمارے ہاں بھی لیکچر دو۔ وہ لیکچر سکرٹری نے لے لیا ہے اور جب چھپے گا تو حضور کی خدمت میں بھی روانہ کردیا جاوے گا۔ اگرچہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ میں یہاں ہوں گا یا نہیں۔ سیلون مسلم ریویو کے ایڈیٹر کے نام مسٹر نورویاہ نے خط لکھا ہے کہ وہاں غلام محمد آیا ہوا ہے اسکو کہدو کہ فوراً ماریشس چلا آوے کیونکہ اسکی یہاں سخت ضرورت ہے۔ اُس نے وہ خط میرے پاس دیکھنے کے لئے بھیجا اور کہا کہ اس کا کیا جواب دیتے ہو میں نے کہا میں جہاز کا انتظار کر رہا ہوں جب یہاں سے چلے گا میں بھی چل پڑونگا اور یہی جواب اسکو بھیجدو یہاں کے عربی دان لوگ حضرت صاحب کی بعض عربی کتب رکھتے ہیں مگر انکیں اتنی لیاقت نہیں ہے کہ وہ انکے مضامین کو بخوبی سمجھ سکیں ہمدردی سب رکھتے ہیں جیسا کہ میں نے حضور کو لکھا کہ حضور دو ایک ٹریکٹ لکھیں اور ان کو تامل میں ترجمہ کیا جاوے امید ہے کہ بہت فائدہ ہوگا۔ کیونکہ یہاں نہ اُردو کام آسکتا ہے اور نہ عربی۔ انگریزی دان بہت تھوڑے ہیں عام لوگ بلکہ تمام لوگ تامل سے خوب مستفید ہوسکتے ہیں۔ حضور کا کوئی ارشاد نامہ میرے نام ابھی تک نہیں آیا۔ امید ہے کہ حضور دعاؤں میں مجھے یاد رکھتے ہونگے۔ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام پڑھی ہے واقعی اسلامی کمالات کا اسمیں بخوبی اظہار کیا گیا ہے مجھے اس سے بہت فائدہ پہنچا اسلام کی حقیقت آشکارا ہوگئی۔ واقعی زبردست کتاب ہے محمد غوث کو اپنے سلسلہ کے متعلق خوب آگاہ کیا گیا۔ اتنی آمادگی تو اس نے ظاہر کی ہے کہ ریویو کی خریداری کے لئے طیار ہوگیا ہے وہ اپنے سوالات کے جوابات منظور کرتا گیا میں نے اس کو صاف کہدیا کہ آپ کو ہمارا بھائی ہوجانا چاہیئے۔ محمد ہاشم کا بھی یہی حال ہے وہ کہتا تھا

ہم احمدی ہیں میں نے کہا آپ کو بیعت کرلینی چاہیئے۔ اس نے کہا دعا مانگو سینہ کھل جائے۔ حضور بھی اس کے لئے دعا کریں۔ یہاں کولمبو میں ایک زبردست جماعت احمدیہ قائم ہوجانی چاہیئے یہاں رومن کیتھولک بکثرت ہیں۔ بدھ مت کے لوگ اکثر رومن کیتھولک ہوتے جاتے ہیں۔ تامل اور سنہالیس میں لٹریچر کی خوب اشاعت ہونی چاہیئے اکثر لوگوں نے مجھے کہا کہ جب ریویو انگریزی میں شائع کرتے ہو عربی میں کیوں کوئی پرچہ شائع نہیں کرتے میں نے کہا زیر تجویز ہے۔ والسلام

ضرورت ہے

۸ بیلدار و کی باغ کے لئے۔ بیلدار مضبوط اور دیانتدار اور چست ہوں تنخواہ فی ۱۰ سے ۱۲ تک +

ایک باغبان کی جو خود ہاتھ سے کام کرے تنخواہ ۱۱ سے ۱۵ +

دو سائیسوں کی (بوڑھے ہوں تو اور بہتر) تنخواہ فی ۱۰ +

ایک نائب پیروکار کی جو مال کے کام سے واقف ہو۔ ایجنٹ کسی وکیل کا رہ چکا ہو یا ہوشیار عرضی نویس وغیرہ ہو۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ +

ایک میندار پٹواری ہوشیار کی جو مال کے کام سے واقف ہو خط عمدہ ہو۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ ۱۰ سے ۱۵ +

عل درخواستیں میرے پاس ۱۵۔ اپریل ۱۹۱۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں +

راقم حکیم محمد زمان ملازم خان صاحب محمد علی خان صاحب

---

[*] شافعی مذہب

مدرسہ احمدیہ قادیان

الفضل کے کسی پچھلے نمبر میں خان صاحب محمد علیخان صاحب سیکرٹری صدر انجمن قادیان کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کا پراسپکٹس شائع ہوا تھا اسمیں یہ بات ذکر کرنے سے رہ گئی کہ مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے کم از کم پنجم پرائمری کی لیاقت چاہیئے یہ ضروری نہیں کہ لڑکا انگریزی بھی پڑھا ہوا ہو بلکہ ورنیکلر پرائمری پاس بھی لیا جا سکتا ہے پرائمری سے کم لیاقت والے طلباء کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ان کو ایک سال اسپیشل جماعت میں رکھا جاوے جہاں وہ پرائمری کی پڑھائی پوری کر لیں۔ اس طرح پر ہم مدرسہ میں ایسے لڑکے کو بھی داخل کر سکتے ہیں جو صرف سوم پرائمری پاس ہے۔ ۱۷-اپریل ۱۵ء سے نئے سال کی پڑھائی شروع ہو جائے گی اس لئے داخل ہونے والے طلباء کو چاہیئے کہ ۲۰-اپریل تک قادیان میں پہنچ جائیں تا بعد میں آنے سے پڑھائی میں ہرج واقع نہ ہو ابھی تک جماعت کے ذی استطاعت اصحاب کی توجہ اس مدرسہ کی طرف نہیں ہوئی بلکہ عام طور پر صرف غرباء کی جماعت نے حصہ لیا ہے اگر جماعت کے ذی استطاعت اصحاب بھی اس طرف توجہ فرماویں تو مدرسہ کی مالی حالت میں بہت کچھ فرق آ سکتا ہے غریب طلباء کے لئے وظیفہ کا بھی انتظام ہو سکتا ہے مگر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ لڑکا خاص طور پر لائق اور ذہین ہو۔ مدرسہ میں انگریزی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ انگریزی کا نصاب عام ہائی سکولوں کے قریب قریب رکھا گیا ہے +

مرزا بشیر احمد افسر مدرسہ احمدیہ

وی پی

آتے ہیں۔ احباب وصول کریں +

نومبائعین

غیر احمدی سے احمدی ہوئے

اللہ بخش صاحب . . . . ضلع گوجرانوالہ
اقبال حسین صاحب . . 〃 بھاگلپور
غلام صدیق صاحب 〃 مظفر گڑھ
علم دین صاحب . . . . 〃 گجرات
محمد علی صاحب 〃 〃
نور محمد صاحب . . . . . 〃 گوجرانوالہ
برکت علی صاحب . . . 〃 سیالکوٹ
غلام نبی صاحب 〃 〃
بھولی صاحبہ . . . . . 〃 〃
عمر بی بی صاحبہ . . . . . 〃 〃
طالعہ بی بی صاحبہ 〃 〃
زینب بی بی صاحبہ 〃 〃
محمدی بی بی صاحبہ . . . 〃 〃
آسیہ بی بی صاحبہ . . . 〃 〃
امام دین صاحب ضلع جہلم
حسین صاحب کٹی کنینانور مالابار
حسن صاحب کٹی 〃 〃
عبدالرحمن صاحب کٹی 〃 〃
الہ دین صاحب ریاست نظام
مولوی محمد صبیح العالم ضلع بھاگلپور
مسماۃ حاکم بی بی اہلیہ میاں بوٹا ضلع سیالکوٹ
اسماعیل ولد کریم بخش صاحب 〃 فیروزپور
مسماۃ رتی صاحبہ . . . 〃 〃
چاند خان صاحب . 〃 ہمیرپور
حاکم دین صاحب . . . 〃 سیالکوٹ
مسماۃ محمدی بی اہلیہ فتح علی صاحب ضلع 〃
غفور محمد صاحب . . . . ریاست سجے پور
منصب دار صاحب . . . ضلع گورداسپور
حبیب اللہ عرف نصیب اللہ صاحب ضلع مونگیر
نواب بی بی زوجہ کرم دین صاحب 〃 گوجرانوالہ
برکت بی بی بنت کرم دین صاحب 〃 〃
نواب ولد باگا صاحب ضلع گوجرانوالہ
راج بی بی زوجہ بوٹا صاحب 〃 〃
نعمت دین خان صاحب ضلع سیالکوٹ
سلامت علی صاحب ریاست پٹیالہ
مرزا عبدالرحمن صاحب ضلع جالندھر
حسین بخش صاحب 〃 سیالکوٹ
نبی بخش صاحب 〃 〃
رزاق لون صاحب ریاست کشمیر
اہلیہ منشی محمد حسین صاحب ضلع کوہاٹ
فقیر اللہ ولد حسن الدین صاحب ضلع گوجرانوالہ
امید علی ولد الہ بخش صاحب 〃 ہوشیارپور
مسماۃ کاکو زوجہ فیض بخش صاحب 〃 〃
مسماۃ برکت بی بی زوجہ برکت علی صاحب 〃 〃
مسماۃ بتو زوجہ بدر بخش صاحب 〃 〃
الہ بخش ولد پیر بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
روڑا ولد رحیم بخش صاحب 〃 〃
مسماۃ ہاجراں بنت خدا بخش صاحب 〃 〃
〃 رابعاں 〃 〃 〃 〃 〃
غلام قادر ولد فتح محمد صاحب 〃 〃
حاجی صاحب . . . . 〃 〃
کھیڑا صاحب . . . . 〃 〃
اہلیہ تمر لنگ صاحب 〃 〃

بیعت خلافت

عبدالحکیم صاحب کلکتہ۔ محمد افضل صاحب ضلع لائلپور

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)